روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 5 دسمبر 2012ء 20 محرم 1434 ہجری 5 فتح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 280

آسان مذہب

حضرت حمیدہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرا دامن لمبا ہوتا ہے اور مجھے گندے راستے سے آنا پڑتا ہے یعنی ممکن ہے۔ زمین پر گھسٹنے کی وجہ سے دامن پر نجاست لگ جاتی ہو۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد کی زمین اس کو پاک کر دیتی ہے۔

(ترمذی کتاب الطہارۃ باب الوضوء من الموٴطا حدیث نمبر 133)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نجاست کی حالت میں رہنا صحابہ کرامؓ کو اس قدر گراں تھا کہ جب یہ حالت زائل ہو جاتی تو گویا ان کے سر سے بارگراں اتر جاتا تھا۔ حضرت ابوذرؓ مقام ربذہ میں اپنے اونٹ اور بکریاں چرایا کرتے تھے۔ چونکہ وہاں انہیں پانی میسر نہیں ہوتا تھا اور انہیں یہ بھی علم نہ تھا کہ پانی میسر نہ آنے کی صورت میں تیمّم سے بھی پاکیزگی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس لئے جب ان پر غسل واجب ہو جاتا تو وہ پانچ پانچ، چھ چھ دن تک ناپاکی کی حالت میں رہتے۔ ایک دفعہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلایا تو یہ خاموش رہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے پانی کا بندوبست کیا تو آپ نے غسل کیا۔ وہ کہتے ہیں مجھے یوں محسوس ہوا کہ میرے سر پر ایک پہاڑ لدا ہوا تھا جسے میں نے اپنے سر سے اتار پھینکا ہے۔

(ابو داؤد کتاب الطهارة باب الجنب يتيمّم)

سخت سے سخت خود فراموشانہ مصیبت میں بھی صحابہ کرامؓ کو طہارت و نظافت کا خیال رہتا تھا۔ چنانچہ جب مشرکین حضرت خبیبؓ کو گرفتار کر کے لے گئے اور قید میں ڈالا اور وہ انہیں قتل کرنا چاہتے تھے۔ تو اس حالت میں بھی حضرت خبیبؓ کو اپنی پاکیزگی کا خیال تھا۔ چنانچہ آپؓ نے ان سے اُسترا طلب کیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب: غزوة الرجيع)

اسی طرح حضرت ابوسعید الخدریؓ سے متعلق روایت ہے کہ جب ان کی نزع کا وقت آیا تو انہوں نے نئے کپڑے منگوا کر پہنے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص جن کپڑوں میں فوت ہوگا اسی میں وہ اُٹھایا جائے گا۔

(ابو داؤد کتاب الجنائز باب: مايستحبُ من تطهيرثياب الميت عندالموت)

اگرچہ صحابہ کرامؓ دنیاداروں کی طرح ہر وقت کنگھی چوٹی کی فکر میں نہ رہتے تھے۔ تاہم انہیں طہارت و نظافت کا خیال رہتا۔ حضرت ابوقتادہ انصاریؓ نے بال رکھے ہوئے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں بالوں میں کنگھی کیا کروں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کنگھی کرو اور اس کو گرد و غبار سے بچاؤ۔ چنانچہ وہ بالوں کو تیل لگاتے اور کنگھی کیا کرتے تھے۔

(موطا امام مالك كتاب الجامع باب اصلاح الشعرِ)

پریس ریلیز

نامعلوم مسلح افراد نے احمدیہ قبرستان لاہور کی 120 قبروں کے کتبے توڑ دیئے

مورخہ 2 دسمبر 2012ء کی رات 10 سے 15 نامعلوم مسلح نقاب پوش افراد ماڈل ٹاؤن لاہور میں واقع احمدیہ قبرستان میں زبردستی داخل ہوئے اور انہوں نے گورکن اور چوکیدار کو تشدد کا نشانہ بنا کر رسیوں سے باندھ دیا۔ بعد ازاں انہوں نے اوزاروں کی مدد سے 120 قبروں کے کتبے توڑ دیئے اور فرار ہو گئے۔

جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے ماڈل ٹاؤن لاہور میں احمدیہ قبرستان کی بے حرمتی اور احمدیوں کی قبروں کے کتبے توڑنے کو انتہائی شرمناک قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ گزشتہ کچھ عرصے سے مسلسل ایسے واقعات ہو رہے ہیں جن میں احمدیوں کی قبروں کی بے حرمتی کی گئی ہے اور کتبے توڑنے کے ساتھ ساتھ بعض جگہوں پر قبروں کو بھی مسمار کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے دنیاپور ضلع لودھراں کے احمدیہ قبرستان میں قبروں کی بے حرمتی کی مثال دی۔ ترجمان نے مزید کہا کہ جماعت کے معاندین تو اپنے تعصب میں اندھے ہو کر اس طرح کی بے سروپا کارروائیاں کرتے ہی ہیں، افسوس اور تعجب تو پولیس کے رویے پر ہے جس کا کام ہر شہری کو قانون کا تحفظ فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے اس ضمن میں بتایا کہ 4 ستمبر کو جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں پولیس نے مخالفین کو خوش کرنے کے لئے احمدیوں کی قبروں کے کتبوں کو نہ صرف توڑا بلکہ جاتے ہوئے ان کتبوں کو ساتھ بھی لے گئے۔

باقی صفحہ 8 پر

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 23

دیباچہ تفسیر القرآن ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلقِ عظیم

مدینہ پر سارے عرب کی چڑھائی ۔ غزوہ خندق

اس سے پہلے یہود کے دو قبیلوں کا ذکر کیا جا چکا ہے جو لڑائی، فساد، قتل اور قتل کرنے کے منصوبوں کی وجہ سے مدینہ سے جلاوطن کر دیئے گئے تھے۔ ان میں سے بنو نضیر کا کچھ حصہ تو شام کی طرف ہجرت کر گیا تھا اور کچھ حصہ مدینہ سے شمال کی طرف خیبر نامی ایک شہر کی طرف ہجرت کر گیا تھا۔ خیبر عرب میں یہود کا ایک بہت بڑا مرکز تھا اور ایک قلعہ بند شہر تھا۔ یہاں جا کر بنو نضیر نے مسلمانوں کے خلاف عربوں میں جوش پھیلانا شروع کیا۔ مکہ والے تو پہلے ہی مخالف تھے، کسی مزید انگیخت کے محتاج نہ تھے۔ اسی طرح غطفان نامی نجد کا قبیلہ جو عرب کے قبیلوں میں بہت بڑی حیثیت رکھتا تھا وہ بھی مکہ والوں کی دوستی میں اِسلام کی دشمنی پر آمادہ رہتا تھا۔ اب یہود نے قریش اور غطفان کو جوش دلانے کے علاوہ بنو سلیم اور بنو اسد دو اَور زبردست قبیلوں کو بھی مسلمانوں کے خلاف اُکسانا شروع کیا اور اسی طرح بنو سعد نامی قبیلہ جو یہود کا حلیف تھا اُس کو بھی کفّارِ مکہ کا ساتھ دینے کے لئے تیار کیا۔ ایک لمبی تیاری کے بعد عرب کے تمام زبردست قبائل کے ایک اتحادِ عام کی بنیاد رکھ دی گئی جس میں مکہ کے لوگ بھی شامل تھے۔ مکہ کے اِردگرد کے قبائل بھی تھے اور نجد اور مدینہ سے شمال کی طرف کے علاقوں کے قبائل بھی شامل تھے اور یہود بھی شامل تھے۔ اِن سب قبائل نے مل کر مدینہ پر چڑھائی کرنے کے لئے ایک زبردست لشکر تیار کیا۔ یہ ماہ شوال 5 ہجری آخر فروری و مارچ 627ء کا واقعہ ہے۔ مختلف مؤرخوں نے اس لشکر کا اندازہ دس ہزار سے چوبیس ہزار تک لگایا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ تمام عرب کے اجتماع کا نتیجہ صرف دس ہزار سپاہی نہیں ہوسکتا یقیناً چوبیس ہزار والا اندازہ زیادہ صحیح ہے اور اگر اور کچھ نہیں تو یہ لشکر اٹھارہ بیس ہزار کا تو ضرور ہوگا۔ مدینہ ایک معمولی قصبہ تھا اِس قصبہ کے خلاف سارے عرب کی چڑھائی کوئی معمولی نہیں تھی۔ مدینہ کے مرد جمع کر کے (جن میں بوڑھے، جوان اور بچے بھی شامل ہوں) صرف تین ہزار آدمی نکل سکتے تھے اس کے برخلاف دشمن کی فوج بیس اور چوبیس ہزار کے درمیان تھی اور پھر وہ سب کے سب فوجی آدمی تھے۔ جوان اور لڑنے کے قابل تھے۔ کیونکہ جب شہر میں رہ کر حفاظت کا سوال پیدا ہوتا ہے تو اس میں بچے اور بوڑھے بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ مگر جب دُور دراز مقام پر لشکر چڑھائی کر کے جاتا ہے تو اُس میں صرف جوان اور مضبوط آدمی ہوتے ہیں۔ پس یہ بات یقینی ہے کہ کفّار کے لشکر میں بیس ہزار یا پچیس ہزار جتنے بھی آدمی تھے وہ سب کے سب مضبوط، جوان اور تجربہ کار سپاہی تھے۔ لیکن مدینہ کے کل مردوں کی تعداد بچوں اور اپاہجوں کو ملا کر بمشکل تین ہزار ہوتی تھی۔ ظاہر ہے کہ ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر مدینہ کے لشکر کی تعداد تین ہزار سمجھی جائے تو دشمن کی تعداد چالیس ہزار سمجھنی چاہیئے اور اگر دشمن کے لشکر کی تعداد بیس ہزار سمجھی جائے تو مدینہ کے سپاہیوں کی تعداد صرف ڈیڑھ ہزار فرض کرنی چاہیئے۔ جب اِس لشکر کے جمع ہونے اور حملہ کی تیاریوں کی خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے صحابہ کو جمع کر کے مشورہ کیا کہ اس موقع پر کیا کرنا چاہیئے۔ صحابہ میں سلمانؓ فارسی سے جو سب سے پہلے فارسی مسلمان تھے دریافت فرمایا کہ تمہارے ملک میں ایسے موقع پر کیا کیا کرتے ہیں؟ تو اُنہوں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! جب شہر بے حفاظت ہو اور سپاہی تھوڑے ہوں تو ہمارے ملک کے لوگ خندق کھود کر اُس کے اندر محصور ہو جایا کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی یہ تجویز پسند فرمائی۔ مدینہ کے ایک طرف ٹیلے تھے دوسری طرف ایسے محلے تھے جن کے مکانات ایک دوسرے سے پیوستہ تھے اور دشمن صرف چند گلیوں میں سے ہو کر آ سکتا تھا۔ تیسری طرف کچھ مکانات تھے اور کچھ باغات اور کچھ فاصلہ پر یہودی قبیلہ بنو قریظہ کے قلعے تھے۔ یہ قبیلہ چونکہ مسلمانوں سے اتحاد کا معاہدہ کر چکا تھا اِس لیے یہ سمت بھی محفوظ سمجھ لی گئی تھی۔ چوتھی طرف کھلا میدان تھا اور اس طرف سے زیادہ خطرہ ہوسکتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ اِس کھلے میدان کی طرف خندق بنا دی جائے تا کہ دشمن اچانک شہر میں داخل نہ ہو سکے۔ چنانچہ آپ نے دس دس گز کا حصہ کھودنے کے لئے دس دس آدمیوں کے سپرد کر دیا اور اس طرح قریباً ایک میل لمبی خندق کھدوائی۔ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو زمین میں سے ایک ایسا پتھر نکلا جو کسی طرح لوگوں سے ٹوٹتا نہیں تھا۔ صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس بات کی خبر دی تو آپ وہاں خود تشریف لے گئے۔ اپنے ہاتھ میں کدال پکڑا اور زور سے اُس پتھر پر مارا۔ کدال کے پڑنے سے اس پتھر میں سے روشنی نکلی اور آپ نے فرمایا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پھر دوبارہ آپ نے کدال مارا تو پھر روشنی نکلی پھر آپ نے فرمایا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پھر آپ نے تیسری دفعہ کدال مارا اور پھر پتھر سے روشنی نکلی اور ساتھ ہی پتھر ٹوٹ گیا۔ اس موقع پر پھر آپ نے فرمایا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ صحابہؓ نے آپ سے پوچھا۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! آپ نے تین دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کیوں فرمایا؟ آپ نے فرمایا پتھر پر کدال پڑنے سے تین دفعہ جو روشنی نکلی تو تینوں دفعہ خدا نے مجھے اسلام کی آئندہ ترقیات کا نقشہ دکھایا۔ پہلی دفعہ کی روشنی میں مملکت قیصر کے شام کے محلات دکھائے گئے اور اُس کی کنجیاں مجھے دی گئیں، دوسری دفعہ کی روشنی میں مدائن کے سفید محلات مجھے دکھائے گئے اور مملکت فارس کی کنجیاں مجھے دی گئیں، تیسری دفعہ کی روشنی میں صنعاء کے دروازے مجھے دکھائے گئے اور مملکت یمن کی کنجیاں مجھے دی گئیں۔ پس تم خدا کے وعدوں پر یقین رکھو دشمن تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

یہ تھوڑے سے آدمی اتنی لمبی خندق فوجی اصول کے مطابق تو نہیں کھود سکتے تھے۔ پس یہ خندق اتنا ہی فائدہ دے سکتی تھی کہ دشمن اچانک اندر نہ گھس آئے ورنہ اس خندق سے پار ہونا دشمن کیلئے ناممکن نہیں تھا۔ چنانچہ آئندہ جو واقعات بیان ہوں گے اُن سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے کہ دشمن نے بھی مدینہ کے حالات کو مدنظر رکھ کر اُسی طرف سے حملہ کرنے کا فیصلہ کیا ہوا تھا۔ چنانچہ دشمن کا لشکر جرار اسی طرف سے مدینہ میں داخل ہونے کیلئے آگے بڑھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے بھی کچھ لوگوں کو شہر کے دوسرے حصوں کی حفاظت کیلئے مقرر کر دیا اور بقیہ آدمیوں کو ساتھ لے کر جو بارہ سَو کے قریب تھے خندق کی حفاظت کیلئے تشریف لے گئے۔

غزوہ خندق کے وقت اِسلامی لشکر کی اصل تعداد کیا تھی؟

اِس موقع پر مسلمانوں کے لشکر کی تعداد کے بارہ میں مؤرخین میں سخت اختلاف ہے۔ بعض لوگوں نے اس لشکر کی تعداد تین ہزار لکھی ہے بعض نے بارہ تیرہ سَو اور بعض نے سات سَو۔ یہ اتنا بڑا اختلاف ہے کہ اس کی تاویل بظاہر مشکل معلوم ہوتی ہے اور مؤرخین اسے حل نہیں کر سکے۔ لیکن **میں نے اس کی حقیقت کو پالیا ہے اور وہ یہ کہ تینوں قسم کی روایتیں درست ہیں۔** یہ بتایا جا چکا ہے کہ جنگ اُحد میں منافقین کے واپس آجانے کے بعد مسلمانوں کا لشکر صرف سات سَو افراد پر مشتمل تھا۔ جنگ احزاب اس کے صرف دو سال کے بعد ہوئی ہے اور اس عرصہ میں کوئی بڑا قبیلہ اِسلام لا کر مدینہ میں آ کر نہیں بسا۔ پس سات سَو آدمیوں کا یکدم تین ہزار ہو جانا قرین قیاس نہیں۔ دوسری طرف یہ امر بھی قرین قیاس نہیں کہ اُحد کے دو سال بعد تک باوجود اِسلام کی ترقی کے قابلِ جنگ مسلمان اتنے ہی رہے جتنے اُحد کے وقت تھے۔ پس اِن دونوں تنقیدوں کے بعد وہ روایت ہی درست معلوم ہوتی ہے کہ لڑنے کے قابل مسلمان جنگ احزاب کے وقت کوئی بارہ سَو تھے۔ اب رہا یہ سوال کہ پھر کسی نے تین ہزار اور کسی نے سات سَو کیوں لکھا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دو روایتیں الگ الگ حالتوں اور نظریوں کے ماتحت بیان کی گئی ہیں۔ جنگ احزاب کے تین حصے تھے ایک حصہ اس کا وہ تھا جب ابھی دشمن مدینہ کے سامنے نہ آیا تھا اور خندق کھودی جا رہی تھی۔ اس کام میں کم سے کم مٹی ڈھونے کی خدمت بچے بھی کر سکتے تھے اور بعض عورتیں بھی اس کام میں مدد دے سکتی تھیں۔ پس جب تک خندق کھودنے کا کام رہا مسلمان لشکر کی تعداد تین ہزار تھی مگر اِس میں بچے بھی شامل تھے اور صحابیہ عورتوں کے جوش کو دیکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اِس تعداد میں کچھ عورتیں بھی شامل ہوں گی جو خندق کھودنے کا کام تو نہیں کرتی ہوں گی مگر اوپر کے کاموں میں حصہ لیتی ہوں گی۔ یہ میرا خیال ہی نہیں تاریخ سے بھی میرے اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے جب خندق کھودنے کا وقت آیا سب لڑکے بھی جمع کر لئے گئے اور تمام مرد خواہ بڑے تھے خواہ بچے، خندق کھودنے یا اُس میں مدد دینے کا کام کرتے تھے، پھر جب دشمن آ گیا اور لڑائی شروع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن تمام لڑکوں کو جو پندرہ سال سے چھوٹی عمر کے تھے چلے جانے کا حکم دیا اور جو پندرہ سال کے ہو چکے تھے، اُنہیں اجازت دی کہ خواہ ٹھہریں خواہ چلے جائیں۔

اِس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ خندق کھودنے کے وقت مسلمانوں کی تعداد زیادہ تھی اور جنگ کے وقت کم ہو گئی کیونکہ نابالغوں کو واپس چلے جانے کا حکم دے دیا گیا تھا۔ پس جن روایتوں میں تین ہزار کا ذکر آیا ہے وہ خندق کھودنے کے وقت کی تعداد بتاتی ہیں جس میں چھوٹے بچے بھی شامل تھے۔ اور جیسا کہ میں نے دوسری جنگوں پر قیاس کر

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع : ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کے متعلق حضرت مصلح موعود کے ارشادات

حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے والوں پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور نئے نئے معارف کھلتے ہیں

علوم قرآنیہ کا ماخذ

''اس زمانہ کے لئے علوم قرآنیہ کا ماخذ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی مسعود کی ذات ہے۔ جس نے .... کے بلند وبالا درخت کے گرد سے جھوٹی روایات کی اکاس بیل کو کاٹ کر پھینکا اور خدا سے مدد پا کر اس جنتی درخت کو سینچا اور پھر سر سبز وشاداب ہونے کا موقعہ دیا (۔) ہم نے اس کی رونق کو دوبارہ دیکھا اور اس کے پھل کھائے اور اس کے سائے کے نیچے بیٹھے۔ مبارک وہ جو قرآنی باغ کا باغبان بنا۔ مبارک وہ جس نے اسے پھر سے زندہ کیا اور اس کی خوبیوں کو ظاہر کیا۔ مبارک وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا اور خدا تعالیٰ کی طرف چلا گیا اس کا نام زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔''

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ج)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود پر معارف وحقائق کھولے ہیں

''اللہ تعالیٰ نے جس قدر حضرت مسیح موعود پر افضال وانعام اور معارف اور حقائق کھولے ہیں اور جو صداقتیں ...... میں پائی جاتی ہیں۔ وہ آپ کی کتب میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت ...... کی حفاظت کا یہی انتظام فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا اور آپ پر اپنے انعامات کے دروازے کھول دیئے۔ پس بغیر ان کتب کو بار بار پڑھے اور قادیان میں کثرت سے آنے کے ایمان کامل نہیں ہوسکتا۔ جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے وہ یاد رکھیں کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں۔ جب تک کہ سلسلہ سے کماحقہ واقفیت نہ پیدا ہو۔ مثلاً کوئی شخص کسی ایسے اعلیٰ درجہ کے مکان میں داخل ہو جس کی کوئی نظیر نہ ہو۔ مگر داخل ہوتے ہی آنکھیں بند کر لے تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہ اس مکان کی خوبصورتی کو نہ تو دیکھ سکتا ہے اور نہ اس سے کچھ لطف اٹھا سکتا ہے یا اسی طرح کوئی نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا لیمپ ہو اس کی روشنی سے ایک ایسا شخص تو فائدہ اٹھا سکے گا جو اس سے بہت فاصلہ پر ہو۔ مگر وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا جو قریب بیٹھا ہوا گر اپنی آنکھیں بند کر لے۔ ایسا انسان تو خواہ اپنا منہ لیمپ کے اندر بھی لے جائے تو بھی اس کی روشنی سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال ہے ایسے انسان کا جو سلسلہ میں تو داخل ہو مگر اپنی آنکھوں سے کام نہ لے اور ان معارف اور حقائق کو نہ دیکھے جو خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رکھے ہیں کیونکہ اس وقت تک کسی خدائی سلسلہ میں داخل ہونا یا امام اور خلیفہ کی بیعت کرنا کوئی بات نہیں۔ جب تک کہ آنکھوں کو کھول کر ان صداقتوں سے فائدہ نہ اٹھایا جائے جو اس سلسلہ کے امتیازات ہوں اور ان باتوں سے واقف نہ ہو جائیں جو اس میں موجود ہوں۔''

(خطبات محمود جلد 5 ص 487)

الٰہی جلال اور قدرتی نظارہ

''حضرت مسیح موعود کی تحریروں کی روانی کی مثال ایسی ہے جیسے پہاڑوں پر برسا ہوا پانی بہتا ہے بظاہر اس کا کوئی رخ معلوم نہیں ہوتا مگر وہ خود اپنا رخ بناتا ہے۔ **حضرت مسیح موعود کی تحریروں میں الٰہی جلال ہے اور وہ تصنع سے بالا ہے** جس طرح پہاڑوں کے قدرتی مناظر ان تصویروں سے کہیں زیادہ دلفریب ہوتے ہیں جو انسان سالہا سال کی محنت سے تیار کر کے میوزیم میں رکھتا ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود کی عبارت بھی سب سے فائق ہے۔ انسان کتنی محنت سے پہاڑ کی تصویر تیار کرتا ہے مگر کیا وہ پہاڑ کے اصل نظاروں کا کام دے سکتی ہے۔ لاکھوں روپیہ کے صرف سے سمندروں کی تصویریں تیار کی جاتی ہیں مگر جب سمندر جوش میں ہو تو کیا اس وقت کے نظاروں کا کام تصویر دے سکتی ہے۔ تصویر کے اندر نہ وہ دلکشی ہوسکتی ہے اور نہ ہیبت وشوکت۔ اسی طرح باقی سب تحریریں تصویریں ہیں مگر حضرت مسیح موعود کی تحریرات قدرتی نظارہ''۔

(الفضل 16 جولائی 1931ء)

دین کا علم حاصل کریں

''تم بے شک ظاہری علوم پڑھو مگر دین کا علم ضرور حاصل کرو اور اپنے اندر دین کی باتیں سمجھنے اور اخذ کرنے کا ملکہ پیدا کرو۔

اس کے لئے ایک تو قرآن کریم سیکھو اور دوسرے حضرت صاحب کی کتابیں پڑھو اور خوب یاد رکھو کہ حضرت صاحب کی کتابیں قرآن کی تفسیر ہیں۔ کل میں ان کے متعلق ایک خاص نکتہ بتاؤں گا۔ آج صرف اتنا ہی کہتا ہوں کہ وہ قرآن کی تفسیر ہیں ان کو پڑھو''۔

(اصلاح نفس۔ انوار العلوم جلد 5 ص 447)

ملائکہ کا نزول

'' جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ **حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے**۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں۔ اور جب پڑھو جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔ براہین احمدیہ خاص فیضان الٰہی کے ماتحت مکمل کی گئی ہے۔ اس کے متعلق میں نے دیکھا ہے کہ جب کبھی بھی اس کو لے کر پڑھنے کے لئے بیٹھا ہوں۔ دس صفحے بھی نہیں پڑھ سکا۔ کیونکہ اس قدر نئی نئی باتیں اور معرفت کے نکتے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں کہ دماغ انہیں میں مشغول ہو جاتا ہے۔ تو حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں۔ ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے''۔

(ملائکۃ اللہ انوار العلوم جلد 5 صفحہ 560)

روزانہ کم از کم ایک صفحہ کا مطالعہ کیا کریں

''اصلاح نفس کے لئے ضروری چیز ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ لوگ باقاعدہ حضرت صاحب کی کسی کتاب کا مطالعہ نہیں کرتے۔ **اگر ہر احمدی یہ فیصلہ کرے کہ حضرت صاحب کی کسی کتاب کا روزانہ کم از کم ایک صفحہ کا مطالعہ کیا کروں گا تو اس کا بہت بڑا فائدہ ہوسکتا ہے**۔ حضرت مسیح موعود کی کتب میں وہ روشنی اور وہ معارف ہیں جو قرآن کریم میں مخفی طور پر بیان ہوئے ہیں حضرت مسیح موعود نے ان کی اپنی کتب میں تشریح فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ ایک ادنیٰ لیاقت کا آدمی بھی انہیں سمجھ سکتا ہے۔ اس وجہ سے آپ کی کتب میں بھی وہ نور اور ہدایت ہے جو قرآن کریم میں ہے۔''

(تقریر دلپذیر۔ انوار العلوم جلد 10 ص 93)

بیش قیمت خزانہ

''حضرت مسیح موعود خدا کی طرف سے آئے تھے۔ اس لئے آپ کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے اور اگر کبھی یہ سوال پیدا ہو کہ حضرت مسیح موعود کی تحریر کی ہوئی ایک سطر محفوظ رکھی جائے یا سلسلہ کے سارے مصنفین کی کتابیں؟ تو میں کہوں گا کہ آپ کی ایک سطر کے مقابلے میں یہ ساری کتابیں مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا گوارا کروں گا مگر اس سطر کو محفوظ رکھنے کے لئے انتہائی کوشش کروں گا۔ **ہماری کتابیں کیا ہیں؟ حضرت مسیح موعود نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اس کی تشریحیں ہیں۔''**

(رپورٹ مجلس مشاورت 1925ء صفحہ 39)

درس کتب حضرت مسیح موعود

''امراء اور پریذیڈنٹ اپنی اپنی جماعتوں میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود کی کتابوں کا درس دیں۔ یہ محض وعظ نہیں ہوگا کیونکہ یہ اپنے اندر مشاہدہ رکھتا ہے قرآن کریم وعظ نہیں بلکہ وہ مشاہدات پر حاوی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کی کتب مشاہدات پر مبنی اور مشاہدات پر حاوی ہیں۔ ایک عام واعظ تو یہ کہتا ہے کہ قرآن کریم میں اور احادیث میں یہ لکھا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے انبیاء یہ نہیں کہتے کہ فلاں جگہ یہ لکھا ہے بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل پر یہ لکھا ہے۔ ہماری زبان پر یہ لکھا ہے۔ ان کا وعظ ان کی سوانح عمری ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی کتب پڑھنے سے واعظ والا اثر انسان پر نہیں پڑتا بلکہ مشاہدہ والا اثر پڑتا ہے۔ جس طرح دعا نماز کا مغز ہے اسی طرح انبیاء کی کتب میں نصیحت کا مغز ہوتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ اور اس کے انبیاء کے کلام میں پایا جاتا ہے۔''

(خطبات محمود جلد 11 صفحہ 283-284)

روحانی ورثہ

''کتنا ہی بدبخت ہے وہ بچہ جس کا باپ اس کو روحانی ورثہ سے محروم کر رہا ہے جو حضرت مسیح موعود

نے اس زمانہ میں دوبارہ لا کر ہمیں دیا ہے اور کتنا ہی بدبخت ہے وہ باپ جسے یہ تو خیال ہے کہ اس کی مادی دولت اور جائیداد تو اس کی اولاد میں بطور ورثہ کے جائے لیکن اسے یہ خیال نہیں کہ یہ روحانی ورثہ اور.......... کا یہ کھویا ہوا مال جو ہمیں حضرت مسیح موعود کے طفیل اس زمانہ میں دوبارہ ملا ہے اس کی اولاد میں نہ جائے۔"

(الفضل 26 دسمبر 1956ء صفحہ 2)

حضرت اقدس کی کتب

بار بار پڑھیں

"حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ میرے آنے کی غرض یہ ہے کہ ان صداقتوں کی طرف لوگوں کو متوجہ کروں۔ جو...... میں پائی جاتی ہیں۔ اسی لئے آپ بار بار اپنی کتب کے پڑھنے اور کثرت کے ساتھ قادیان آنے پر زور دیا کرتے تھے۔ مگر بہت سے لوگ ہیں جو کتب نہیں پڑھ سکتے۔ ان کے لئے قادیان آنا اس لئے بہت زیادہ مفید ہے کہ یہاں پر زبانی طور پر ان کو کامل علم ہو جائے۔ لیکن جو لوگ کتب پڑھ سکتے ہیں وہ کتابوں کو بھی پڑھیں اور قادیان بھی آئیں۔ کیونکہ اکثر مضامین تحریر میں اختصار کے ساتھ لکھے جاتے ہیں لیکن زبانی طور پر تفصیل سے بیان ہوتے ہیں۔"

(خطبات محمود جلد پنجم صفحہ 486)

حضرت مسیح موعود کی کتب کو

پڑھنا ہر احمدی کا فرض ہے

"دشمن سے مقابلہ کرنے سے پہلے اپنے اندر طاقت اور قوت پیدا کرنی چاہئے۔ اور پھر مقابلہ کے لئے نکلنا چاہئے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو اپنے مخالفین سے مقابلہ کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنی چاہئیں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہؐ کا مطالعہ کرنا چاہئے اور اور کتب جو یہاں سے کسی کے مقابلہ میں لکھی جاتی ہیں۔ ان کو پڑھیں اور نہ صرف پڑھیں بلکہ ان کو غور سے پڑھ کر ان کے حقائق کو از بر کریں۔ پھر میدان میں نکلیں اور غیروں کو سمجھانے کی کوشش کریں۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ اپنی کتب کو پڑھا ہی نہ جائے۔ ان کے حقائق اور معارف سے واقفیت ہی نہ ہو اور اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے غیروں سے مقابلہ کرنے کیلئے ہی نہ نکلیں۔ ایسے لوگوں کو فوراً اپنے اس نقص کو دور کرنا چاہئے اور حضرت مسیح موعود کی کتب کو پڑھنا اور ان سے واقف ہونا چاہئے۔ کیونکہ ہر ایک شخص کا فرض ہے کہ پہلے وہ خود اپنے مذہب کو سمجھے اور اس کی سچائی کے دلائل معلوم کرے۔ پھر کسی دوسرے کے سامنے رکھے اور یہی وہ طریق ہے جو صداقت کے پھیلانے کا موجب ہو سکتا ہے۔ اگر تمام لوگ اس کو عمل میں لاتے۔ تو کبھی یہ اختلاف جو تمام مذاہب میں پایا جاتا ہے، نہ پیدا ہوتا۔ لیکن افسوس کہ اکثر ایسا نہیں کرتے۔ اگر کوئی شخص اپنے طور پر نہ سمجھ سکے تو اس کا فرض ہے کہ دوسروں سے جو دین سے واقف ہیں دریافت کرے نہ یہ کہ سمجھنے کی کوشش ہی نہ کرے۔ پس تم لوگ خود سمجھو اور دوسروں سے دریافت کرو اور پھر غیروں کو سمجھاؤ۔"

(الفضل 19 جون 1917ء)

مطالعہ کتب مسیح موعود کا

نظام ترتیب

1920ء میں ایک مخلص احمدی نے حضرت مصلح موعود کی خدمت اقدس میں بذریعہ مکتوب استفسار کیا کہ حضرت مسیح موعود کی کتابیں کس ترتیب سے پڑھنی چاہئے۔ اس کے جواب میں حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

"(1) سب سے پہلے ازالہ اوہام کی ضرورت ہے۔ (2) پھر براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ (3) تحفہ گولڑویہ۔ (4) الوصیت۔ (5) تقویۃ الایمان (کشتی نوح) (6) حقیقۃ الوحی۔

ان کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد دوسرا سلسلہ (1) براہین احمدیہ پہلے چار حصے۔ (2) سرمہ چشم آریہ۔ (3) آئینہ کمالات اسلام۔ (4) اسلامی اصول کی فلاسفی اور چشمۂ معرفت۔

اور وقت ملے تو باقی جو حضرت مسیح موعود کی دوسری کتابیں ہیں وہ بھی پڑھیں.......... براہین احمدیہ حصہ پنجم اور حقیقۃ الوحی اس کے ساتھ ملحوظ رہے۔ اگر خود تحقیق کی فرصت نہ ہو۔ تو حقیقۃ النبوۃ کا مطالعہ کیا جاوے مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت اقدس کی صرف کتب کا مطالعہ کافی نہیں۔ اس سے محض علمی رنگ کامل ہوتا ہے۔ ایک اور چیز ہے۔ جس کے بغیر حضرت اقدس کی بعثت سے انسان پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور وہ ان ڈائریوں کا مطالعہ ہے۔ جو وقتاً فوقتاً اخباروں میں چھپتی رہی ہیں ان کا علمی حصہ ایسا یقینی نہیں۔ جیسے حضرت اقدس کی کتب ہیں۔ کیونکہ ڈائری نویس بعض وقت الفاظ پوری طرح یاد نہیں رکھ سکتا لیکن ان سے دو باتوں کا پتہ لگتا ہے۔ ایک یہ کہ حضرت اقدس اپنی بعثت کا مطلب کیا سمجھے تھے اور اسے پورا کرنے کے لئے کس رنگ میں کوشش کرتے رہے۔ دوسرے یہ کہ جن لوگوں کے سامنے حضور کا دعوے پیش ہوا۔ اور اسے انہوں نے قبول کیا اور سالہا سال تک آپ کے ساتھ رہے یا کثرت سے آپ کی ملاقات کرتے رہے۔ انہوں نے حضور کے کلام سے کیا سمجھا اور آپ کے ساتھ کس رنگ میں معاملہ کرتے تھے۔ **ان دونوں باتوں کے جاننے کے بغیر انسان احمدیت کے مغز کو نہیں پا سکتا۔"**

(الفضل 9 دسمبر 1920ء ص 9,8)

کتب کے پھیلاؤ کی تحریک

"یہ زمانہ نشر و اشاعت کا ہے جس ذریعہ سے ہم آج (دین) کی مدد کر سکتے ہیں وہ یہی ہے کہ صحف و کتب کی اشاعت پر خاص زور دیں اگر ہر جماعت میں حضرت مسیح موعود کی کتب کی ایجنسیاں قائم ہو جائیں تو یقیناً بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1929ء ص 247)

عام طور پر ہماری کتابیں گراں ہوتی ہیں اور اس وجہ سے لوگ ان کی اشاعت نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے ایک طرف تو میں نظارت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ کتابوں کی قیمتوں پر نظر ثانی کرے اور قیمتیں اس حد پر لے آئے کہ ان انجمنوں کو جو ایجنسیاں لیں کافی معاوضہ بھی دیا جا سکے اور نقصان بھی نہ ہو اور دوسری طرف احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بھی اس بارے میں فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

(الفضل 29 مارچ 1929ء ص 6)

احمدی مصنف حضرت

اقدس کی طرز تحریر کو اپنائیں

"حضرت مسیح موعود کے وجود سے دنیا میں جو بہت سی برکات ظاہر ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک بڑی برکت آپ کا طرز تحریر بھی ہے۔ جس طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے الفاظ جو ان کے حواریوں نے جمع کئے ہیں یا کسی وقت بھی جمع ہوئے ان سے آپ کا ایک خاص طرز انشاء ظاہر ہوتا ہے اور بڑے بڑے ماہرین تحریر اس کی نقل کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود کا طرز تحریر بھی بالکل جداگانہ ہے اور اس کے اندر اس قسم کی روانی زور اور سلاست پائی جاتی ہے کہ باوجود سادہ الفاظ کے، باوجود اس کے کہ وہ ایسے مضامین پر مشتمل ہے جن سے عام طور پر دنیا ناواقف نہیں ہوتی اور باوجود اس کے کہ انبیاء کا کلام مبالغہ، جھوٹ اور نمائشی آرائش سے خالی ہوتا ہے اس کے اندر ایک ایسا جذب اور کشش پائی جاتی ہے کہ جوں جوں انسان اسے پڑھتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے الفاظ سے بجلی کی تاریں نکل نکل کر جسم کے گرد لپٹتی جا رہی ہیں اور یہ انتہا درجہ کی ناشکری اور بے قدری ہوگی۔ اگر ہم اس عظیم الشان طرز تحریر کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے طرز تحریر کو اس کے مطابق نہ بنائیں"۔

"پس میں اپنی جماعت کے مضمون نگاروں اور مصنفوں سے کہتا ہوں کسی کی فتح کی علامت یہ ہے کہ اس کا نقش دنیا میں قائم ہو جائے۔ پس جہاں حضرت مسیح موعود کا نقش قائم کرنا جماعت کے ذمہ ہے آپ کے اخلاق کو قائم کرنا اس کے ذمہ ہے۔ آپ کے دلائل کو قائم رکھنا ہمارے ذمہ ہے۔ آپ کی قوت قدسیہ اور قوت اعجاز کو قائم کرنا جماعت کے ذمہ ہے۔ آپ کے نظام کو قائم کرنا جماعت کے ذمہ ہے وہاں آپ کے طرز تحریر کو قائم رکھنا بھی جماعت کے ذمہ ہے"۔

"میں نے ہمیشہ یہ قاعدہ رکھا ہے۔ خصوصاً شروع میں جب مضمون لکھا کرتا تھا۔ پہلا مضمون جو میں نے تشحیذ میں لکھا وہ لکھنے سے قبل میں نے حضرت مسیح موعود کی تحریروں کو پڑھا تا اس رنگ میں لکھ سکوں اور آپ کی وفات کے بعد جو کتاب میں نے لکھی اس سے پہلے آپ کی تحریروں کو پڑھا اور میرا تجربہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سے میری تحریر میں ایسی برکت پیدا ہوئی کہ ادیبوں سے بھی میرا مقابلہ ہوا اور اپنی قوت ادبیہ کے باوجود انہیں نیچا دیکھنا پڑا"۔

(الفضل 16 جولائی 1931ء ص 5)

زبردست اور قوی ہتھیار

"حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھی جائیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی خاص معرفت اور علم دیا تھا آپ فرماتے ہیں کہ ہر نبی نے کوئی نہ کوئی حربہ چلایا ہے، مجھے قرآن کریم کا حربہ ملا ہے پس چونکہ آپ کی کتب قرآن کریم کی بے نظیر تفسیر ہیں اس لئے ان کا پڑھنا ضروری ہے۔

دیکھو اس زمانہ میں شیطان اپنے پورے زور اور ساری قوتوں سے (۔) پر حملہ آور ہو رہا ہے اور حضرت مسیح موعود نے اس کا سر کچلنے کے لئے ایک جماعت تیار کی ہے اس لئے جو شخص اس میں اپنا نام داخل کرائے گا اس پر شیطان ضرور حملہ آور ہوگا کیونکہ ہر ایک اپنے دشمن پر حملہ کرتا ہے چونکہ ہر ایک احمدی شیطان کا دشمن ہے اور چاہتا ہے کہ جہاں اسے پاؤں پیس ڈالوں اس لئے شیطان بھی اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ میرا داؤ چلے تو میں اسے پیس ڈالوں۔ اس لئے ہماری شیطان کے ساتھ جنگ ہے اور ہم اس کے مقابلہ کے لئے میدان جنگ میں نکلے ہیں لیکن اگر ہم نہتے بغیر اسلحہ کے ہوں تو سمجھ لو کہ ہمارے لئے کس قدر خطرہ کا مقام ہے۔ پس ہمارے لئے بہت ہی ضروری ہے کہ ہمارے ہاتھ میں نہایت تیز اور آبدار تلوار ہو اور وہ تلوار حضرت مسیح موعود کی کتابیں ہیں دراصل تو قرآن کریم ہی تلوار ہے مگر چونکہ وہ بھی قرآن ہی کی تفسیر ہیں اس لئے وہ بھی تلوار ہی کا کام دیتی ہیں۔

پس قرآن کریم پڑھو اور اس کے سمجھنے کے لئے حضرت مسیح موعود کی کتابوں کو خوب یاد کرو یہ تمہارے ہاتھ میں ایسا زبردست اور قوی ہتھیار ہوگا کہ جس کو دیکھتے ہی شیطان بھاگ جائے گا۔"

(روزنامہ الفضل 22 جنوری 1960ء)

مکرم اعجاز احمد کلیم صاحب

تخت بھائی بدھ دور کی یادگار

جہاں کبھی ٹیتھی کے سمندر (برصغیر کی پلیٹ کے ایشیا سے ٹکرانے سے پہلے یہاں سمندر تھا جس کا نام ٹیتھی تھا) کی سرکش موجیں ایشیا کے ساحلوں کے ساتھ سر پھوڑنے کے لئے جھپٹتی تھیں وہیں دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں نے جنم لیا۔ کبھی مہر گڑھ کی تہذیب کچھی کے میدانوں اور اس کے گردونواح میں پھلی پھولی تو کبھی موئن جوداڑو اور ہڑپہ کی قدیم ترین تہذیب نے ماضی کی تاریکیوں سے حال میں جھانک کر یکایک جدید دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔

براعظم ایشیا کے دل میں واقع وطن عزیز پاکستان جس کی حیثیت ازمنہ قدیم سے ہی ایک چوراہے کی سی رہی ہے، دیومالائی داستانوں اور قصے کہانیوں کے اعتبار سے مالا مال ہے۔ کوئی تصور ہی تصور میں سکندر اعظم کی فوجوں کے گھوڑوں کی ٹاپوں کو سن سکتا ہے۔ چینی زائرین کو بدھ ازم کے سنہری دور میں مقدس تحریرات تلاش کرتے ہوئے دیکھ سکتا ہے اور ریشم سے لدے قافلوں کی گھنٹیوں کی آوازوں کو سن سکتا ہے جو کبھی ان راہوں پر رواں دواں ہوا کرتے تھے۔

1750 قبل مسیح میں آریا لوگ وسطی ایشیا سے اٹھ کر موجودہ پاکستان کے علاقے میں داخل ہوئے اور پاکستان کی قدیم اور مسحور کر دینے والی تاریخ کے ابتدائی ابواب کو رقم کیا۔ اگرچہ ثقافتی اعتبار سے وہ اتنے ترقی یافتہ نہ تھے تاہم ان کے ویدوں کا مذہب ہندوازم میں تبدیل ہو گیا۔ انہوں نے گائے کو تعظیم دیتے ہوئے اس کا درجہ ازحد بلند کر دیا۔ انہوں نے رگ وید کو ترتیب دیا جو کہ دنیا میں سب سے پرانی مذہبی عبارت ہے اور اس میں شہروں میں رہنے والے لوگوں کے خلاف جنگ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ انہوں نے عظیم رزمیہ نظموں کو بھی ترتیب دیا جن کو رامایانا (رامائن) اور مہابھارتا (مہابھارت) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

بالکل اسی دور میں شمالی پاکستان میں گندھارا فارس کی ساسانی سلطنت کے مشرقی صوبے کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ گندھارا ایک نیم خودمختار سلطنت تھی جس کا صدر مقام پشکلاوتی (موجودہ چارسدہ) اور ٹیکسلا تھے جہاں چار صدیاں قبل مسیح زمانہ قدیم کی عظیم الشان یونیورسٹی قائم تھی۔

بدھ ازم کے سنہرے دور کی تعمیر کردہ عظیم الشان عمارتوں میں تخت بھائی کی خانقاہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ بدھوں کی یہ خانقاہ مردان سے تقریباً پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر شمال مغرب کی جانب سوات کی طرف جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ چارسدہ سے بھی ایک سیدھی سڑک تخت بھائی کی طرف آتی ہے۔

تخت بھائی کے قصبے کے درمیان میں آثار قدیمہ کی سڑک پر چڑھ جائیں ریلوے لائن پار کریں اور خستہ حالت سڑک پر اپنا سفر جاری رکھیں۔ دائیں طرف پہاڑ پر پرانے ہندوشاہی قلعے کے آثار دیکھے جاسکتے ہیں۔ سڑک پر آخر تک چلتے جائیں۔ کچھ دیر کا سفر آپ کو خانقاہ کے کھنڈرات تک لے جائے گا۔ آپ کو سیدھا پہاڑ پر چڑھنا پڑے گا اور پہاڑ کی چوٹی تک پہنچنے کے لئے مزید پانچ سو میٹر چڑھائی طے کرنا ہوگی۔

تخت بھائی کی خانقاہ پاکستان کی سب سے زیادہ متاثر کن اور مکمل ترین خانقاہ ہے جو ابھی تک کافی حد تک ٹھیک حالت میں موجود ہے۔ پہاڑی کی چوٹی سے خانقاہ سے پیچھے ایک طرف پشاور تک میدانوں کو دیکھا جاسکتا ہے تو دوسری طرف درہ مالاکنڈ اور سوات کی پہاڑیوں کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔ اس خانقاہ کے آثار تخت بھائی کے پہاڑی سلسلہ کے دامن میں ہونے کی وجہ سے ایک طلسماتی اور خیالی فضا کا احساس دلاتے ہیں۔ اردگرد کے دلفریب مناظر اور زرخیز نشیبی میدانوں کو دیکھ کر ایک عجیب طمانیت کا احساس ذہن میں جاگزیں ہوتا ہے۔ اتنی بلندی اور گوشۂ تنہائی کے اس ماحول میں ایک عظیم خانقاہ کی تعمیر کرنے پر اس کے موجدوں کی اپنے مذہب سے لگن اور فن تعمیر میں مہارت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

یہ آثار قدیمہ 198 ایکڑ رقبہ پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کی سطح سمندر سے بلندی 1600 فٹ ہے۔ جبکہ مرکزی خانقاہ 215 فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ ان کھنڈرات کو کان کنی سے پیدا ہونے والے نقصانات کے سدباب، تجاوزات کی روک تھام اور قدرتی ماحول کو یقینی بنانے کے لئے تمام پہاڑی سلسلے کو آثار قدیمہ کا مخصوص علاقہ قرار دیا گیا ہے۔

ان کھنڈرات کا ذکر پہلی دفعہ رنجیت سنگھ کی حکومت کے فرانسیسی افسر جنرل کورٹ نے 1836ء میں کیا۔ 1869ء سے 1872ء تک بتوں کی تلاش کے لئے غیر منظّم طور پر کھدائی کی گئی۔ جبکہ آثار قدیمہ کے پہلے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر سر الیگزینڈر نے ان کھنڈرات کا 1873ء میں دورہ کیا۔ پہلی باقاعدہ کھدائی ڈاکٹر ڈی پی سپونر نے 1907ء سے 1909ء تک کی اور پشاور کے عجائب گھر کے اس وقت کے کیوریٹر ایچ ہارگریوز نے اس سلسلہ کو 1910ء سے 1913ء تک جاری رکھا۔ تقریباً نوے برس کے طویل عرصہ کے بعد پاکستان کے ماہرین آثار قدیمہ نے 2003ء سے 2005ء کے دوران کھدائی کی۔ ان کھدائیوں سے برآمد ہونے والے نوادرات دنیا کے مختلف عجائب گھروں کی زینت بنے ہیں جبکہ پشاور عجائب گھر کو خاص طور پر یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس میں موجود نوادارت انتہائی منفرد حیثیت کے حامل ہیں اور کافی بڑی مقدار میں موجود ہیں۔

تخت بھائی کے کھنڈرات جن عمارات پر مشتمل ہیں ان میں بڑا سٹوپا، چھوٹے سٹوپے سٹوپوں کے گرد بت رکھنے کے کمرے، خانقاہ، مراقبہ کے لئے تہہ خانے، دیوان عام، طعام گاہ، باورچی خانہ، راہبوں کی رہائش گاہیں، ڈھکی ہوئی گزرگاہیں اور کئی منزلہ رہائشی اور غیر رہائشی عمارتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کھنڈرات کو تاریخی، مذہبی اور فن تعمیر کی بدولت 1916ء میں سرکاری تحویل میں لے لیا گیا۔ 1980ء میں یونیسکو نے اسے عالمی ورثہ میں شامل کر دیا۔ آثار قدیمہ کا محکمہ ان کھنڈرات کی مناسب دیکھ بھال اور ترقی کے لئے ازحد کوشاں ہے۔

تخت بھائی کی اس خانقاہ اور سٹوپوں کا تعلق ایک صدی قبل مسیح سے چھٹی یا ساتویں صدی عیسوی کے درمیانی عرصہ سے ہے۔ خانقاہ کے گرد ایک اونچی مینڈھ پر جنوبی سمت میں مشرق اور مغرب ہر دو اطراف میں نجی گھروں کے کھنڈر ہیں۔ جن میں سے کئی تین منزلہ بھی ہیں۔ آپ خانقاہ تک مشرقی سمت سے پہنچتے ہیں بالکل اندر داخلے سے پہلے داہنی سمت راہبوں کے کمروں کی قطار ہے جو کہ دو منزلہ ہے۔ ہر کمرے میں دو طاقچے بنے ہوئے ہیں جو کہ یقیناً روشنی کے لئے دیا یا بعض دوسری اشیاء وغیرہ رکھنے کی غرض سے بنائے گئے ہوں گے۔

پہلا صحن جہاں آپ داخل ہوتے ہیں سٹوپوں کا صحن کہلاتا ہے جس کو تین اطراف سے کھلی عبادت گاہوں نے گھیرا ہوا ہے۔ کھدائی کرنے والوں نے اندازہ لگایا ہے کہ درحقیقت یہاں بدھ کے ایک ستونی مجسمے تھے جو غالباً امیر زائرین نے

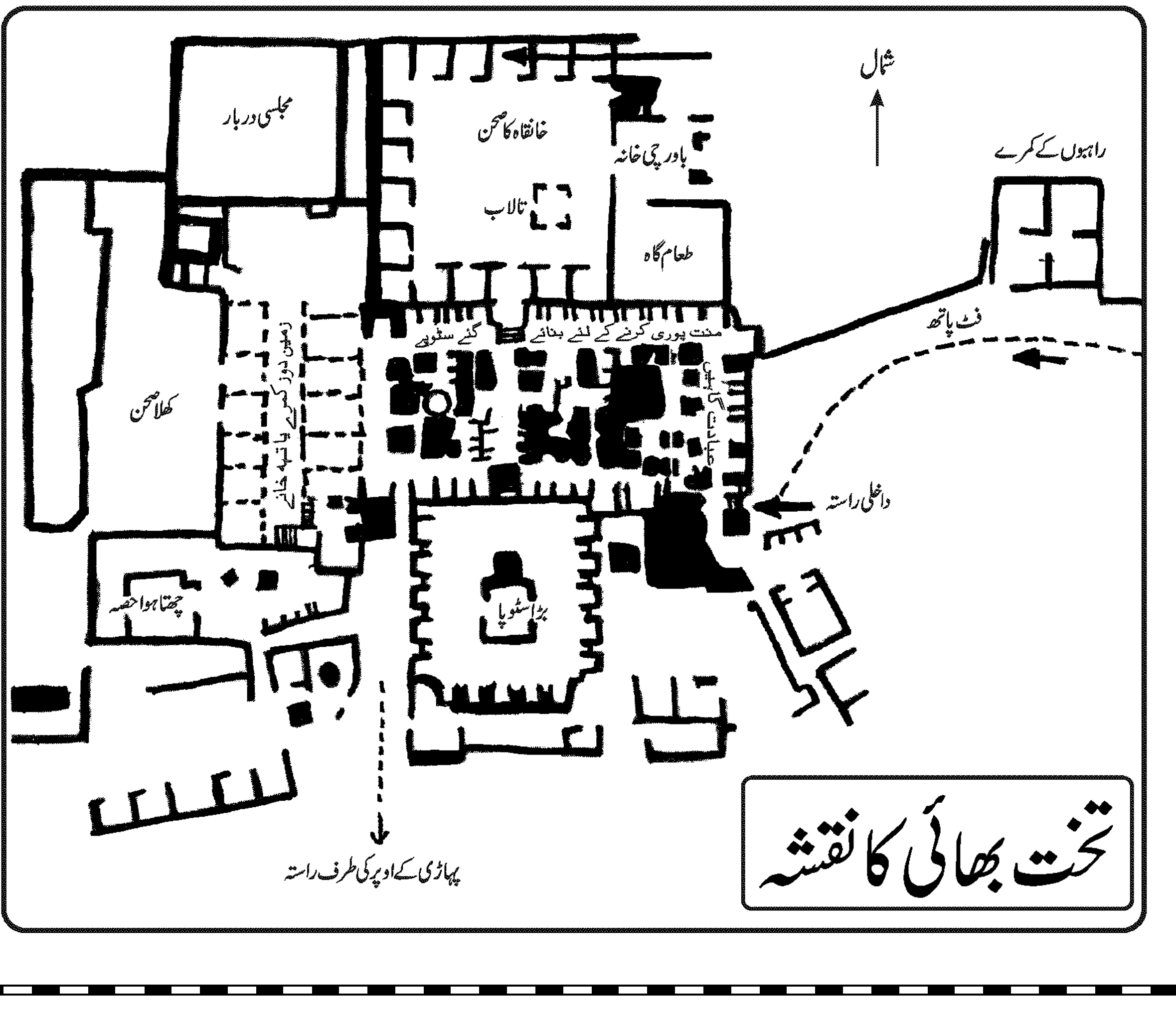

تخت بھائی کا نقشہ

عطیہ کئے ہوں گے یا کسی نیک اور پارسا آدمی کی یاد میں نصب کئے گئے ہوں گے۔ سب سے بڑا مجسمہ دس میٹر یا 33 فٹ سے کم ہرگز نہ رہا ہوگا اور سب پر ملمع کاری یا رنگ کیا گیا ہوگا۔

عبادت گاہوں کی دیواروں اور ان کے درمیان تقسیم پر آرائشی پٹی لگائی گئی ہے۔ جس پر مبت کاری کے ذریعے بدھا کی زندگی کے مختلف مناظر کو بہترین رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ سب پتھر کے بڑے تختوں پر مبت کاری کے ذریعے بنا کر دیواروں پر لوہے کی کیلوں سے نصب کیا گیا تھا۔

وہ سٹوپے جو منتوں کو پورا کرنے کے لئے بنائے گئے تھے ان کی تعداد اڑتیس ہے ان کی باقیات اور کچھ اور عبادت خانے صحن کے درمیان میں بنائے گئے ہیں۔ یہ بھی زائرین نے چڑھاووں اور نذر کے طور پر تعمیر کئے ہیں۔ ایک سٹوپا باقیوں سے ہٹ کر ہشت پہلو بھی ہے۔

خانقاہ کا صحن سٹوپے کے صحن کی شمالی جانب کچھ قدم اوپر کی جانب ہے۔ یہاں راہبوں کے کمرے تین اطراف میں پھیلے ہوئے ہیں۔ درحقیقت یہ حصہ دو منزلوں پر مشتمل تھا۔ اوپری حصے میں پندرہ کمرے شامل تھے۔

ژوان زنگ (Xuan Zang) نے جو کہ بدھ زائرین میں نمایاں مقام رکھتا ہے بتایا کہ ان کمروں کی دیواروں پر پلستر کیا گیا تھا اور ان کو کئی رنگوں سے رنگا گیا تھا اور دروازوں کی چوکھٹوں کو مبت کاری کے ذریعے سجایا گیا تھا اس کے علاوہ ہر کمرے میں کھڑکی بھی رکھی گئی تھی۔ ہر کمرے میں دو طاقچے بنائے گئے تھے جہاں روشنی کے انتظام کرنے کے لئے دیے یا بعض دوسری نجی ملکیت کی اشیاء رکھی جاتی تھیں۔

صحن کے جنوب مغرب کونے میں پانی کا ایک تالاب بنایا گیا تھا جس میں چھتوں سے بہہ کر آنے والا پانی جمع ہوتا تھا۔ باورچی خانہ اور طعام گاہ خانقاہ کے صحن کے مشرقی سمت میں واقع ہیں۔ باورچی خانے سے سیڑھیاں اوپر کی جانب راہنمائی کرتی ہیں۔ باورچی خانے کی بیرونی دیوار کے باہر دیوار کے ساتھ باہر کی طرف نکلے ہوئے دو پشتے بنائے گئے ہیں جو شائد لیٹرین کا کام دیتے ہوں گے۔

سٹوپے کے صحن کی جنوبی سمت میں کچھ قدم اوپر بڑے سٹوپے کا صحن ہے۔ بڑا سٹوپا صحن کے درمیان میں تعمیر کیا گیا ہے۔ کھدائی کرنے والوں نے انتہائی محتاط اندازے کے مطابق بتایا ہے کہ اس کی اصل اونچائی تقریباً دس میٹر رہی ہوگی جو کہ چھتری کی طرح اونچا پھیلا ہوگا۔ اس کی مربع بنیاد کو نصف کرہ نما گنبد نے زیر کیا ہوا ہے۔ جس کو بدھ کے رنگین اور ملمع کئے گئے مجسموں سے سجایا گیا تھا۔ ان مجسموں کے ذریعے بدھ کی زندگی کے مناظر کو بخوبی اجاگر کیا گیا ہے۔ اس صحن کو بھی تین اطراف سے چھتوں والی عبادت گاہوں نے گھیرا ہوا ہے۔ آثار بتاتے ہیں کہ یہاں پر بھی بدھ کے مجسمے ہوا کرتے تھے۔

اس وسیع وعریض عمارت کی شمال مغربی سمت میں مجلسی دربار واقع ہے۔ جس کو اونچی دیواروں نے گھیرا ہوا ہے۔ یہ یک وتنہا دربار راہبوں کے اہم اجلاسات کے کام آتا تھا۔ سیمنٹ سے بنے پانی کے دو تالاب بھی اس مجلسی دربار کے وسط میں تعمیر کئے گئے ہیں۔ یہ تالاب کھدائی کرنے والوں کی پانی کی ضروریات کو پورا کرتے تھے۔

عبادت گاہ کے دو درجے ہیں، بالکل ایسے جیسے تھیٹر میں اوپر کی طرف قطاریں بلند ہوتی ہیں جو کہ تہرے تختوں سے بنائے گئے ہیں جن کو ستونوں نے تقسیم کررکھا ہے اور کسی متقی اور پرہیزگار شخص کی یاد منانے کے لئے ایک چھوٹے سٹوپے کو بھی یہاں جگہ دی گئی ہے۔

صحن کے نیچے اونچی گول چھتوں والے کمرے ہیں جو کہ تہہ خانے سے مشابہ ہیں۔ یہ کمرے مراقبہ کرنے اور بعض حالات میں اشیاء ذخیرہ کرنے کے کام آتے تھے۔ مغربی زمین دوز کمروں یا تہہ خانوں میں داخلے کے لئے محرابی راستے ہیں۔ دو مزید محرابی راستے مغربی سمت میں ان تہہ خانوں سے باہر ایک بڑے کھلے صحن کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ اس بات کا پتہ نہیں چل سکا کہ اس کھلے صحن کا مصرف کیا تھا۔

اس صحن کی جنوبی سمت میں چھتے ہوئے حصے میں دو چھوٹے سٹوپے ہیں جن کی ازحد آرائش و زیبائش کی گئی ہے۔ جب 1910ء میں ان کو کھدائی کرکے برآمد کیا گیا تو اس وقت یہ بالکل مکمل اور شاندار حالت میں تھے۔ آجکل حفاظتی شیڈ موجود ہونے کے باوجود بہت ہی کم سرخ اور سنہری آرائشی کام باقی رہ گیا ہے۔

نجی گھر خانقاہ سے اوپر پہاڑی پر تعمیر کئے گئے ہیں لیکن یہ ایک جگہ پر نہیں بلکہ تقریباً ایک کلومیٹر کے علاقے میں مختلف جگہوں پر بکھرے ہوئے ہیں۔ کچھ گھر ایک وسطی صحن کے گرد تعمیر کئے گئے ہیں لیکن زیادہ تر دو منزلہ ہیں۔ ایک چھوٹا کمرا بالکل دوسرے کے اوپر تعمیر کیا گیا ہے۔ ہر کمرے میں ایک چھوٹے دروازے سے داخل ہوا جاسکتا ہے۔ روشنی کے لئے ایک چھوٹی اور جھکی ہوئی ڈھلوانی سی کھڑکی بھی موجود ہیں۔ باہر کی جانب پتھر کی ہموار سلیں باہر کی طرف نکلی ہوئی ہیں جو کہ زینے کا کام دیتی ہیں۔

تخت بھائی کی یہ تاریخی خانقاہ سرزمین پاکستان کا ایک قیمتی سرمایہ ہے جس کی حفاظت بہرحال ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں اپنے ملک کے ماضی سے ناواقف نہ رہیں۔

اگرچہ حوادث زمانہ نے کسی حد تک اس کا حلیہ بگاڑ دیا ہے لیکن پھر بھی بلاشک وشبہ یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ یہ عدیم المثال خانقاہ وطن عزیز کے ماضی بعید کا ایک ایسا موتی ہے جس کی قدروقیمت کا اندازہ ہرکس وناکس کے بس کی بات نہیں۔

برکات خلافت

خدا کا ہے وعدہ کہ صالح ہیں جو
خلافت کی خلعت انہیں دے گا وہ
وہ ہوں نور دیں، یا کہ محمود وہ
ہوں ناصر یا طاہر یا مسرور وہ
سروں پہ ہمارے امامت رہے
خدایا! ہمیشہ خلافت رہے

خلافت غریبوں کے سر کی ردا
خلافت ہمارے دلوں کی غذا
سکوں بخش دے خوف کر دے جدا
دل و جان و اولاد اس پر فدا
میسر ہمیں یہ سعادت رہے
خدایا! ہمیشہ خلافت رہے

ترقی کی راہیں خلافت سے ہیں
مجالس کی دوڑیں خلافت سے ہیں
نمائش، یہ ریلی یہ سرگرمیاں
چمن کی بہاریں خلافت سے ہیں
نہ دل میں کبھی بھی عداوت رہے
خدایا! ہمیشہ خلافت رہے

زمیں کے کناروں تلک جا بجا
سنو! دینِ حق کا ہے ڈنکا بجا
تراجم ہیں قرآن کے بھی ہوئے
معابد سے سارا جہاں سج گیا
ترقی کا رستہ سلامت رہے
خدایا! ہمیشہ خلافت رہے

ح۔ فہیم

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم محمد سلطان خان صاحب کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو گزشتہ ماہ گرنے کی وجہ سے دائیں ٹانگ میں چوٹ آئی تھی جس کی وجہ سے چلنے پھرنے میں دشواری ہے اور درد محسوس ہوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تکلیف سے نجات بخشے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مستبشر احمد صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 29 نومبر 2012ء کو خاکسار کے دادا جان مکرم سعید احمد صاحب کا کراچی میں پتے کی پتھری نکالنے کا کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے میرے دادا جان کی کامل صحت یابی اور آپریشن کی تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ دارالذکر فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا زاد بھائی مکرم خادم حسین صاحب (ر) فوجی ولد مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب کاہلوں آف چک نمبر 433 ج۔ب دھیرو کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مقیم دارالفتوح ربوہ بقضائے الٰہی مورخہ 24 نومبر 2012ء کو وفات پا گئے۔ مرحومہ کی نماز جنازہ محترم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔ ہمارے خاندان میں احمدیت مرحوم کے والد گرامی کے ذریعہ سے آئی۔ آپ نڈر اور بہادر احمدی تھے۔ دوران ملازمت بھی احمدیت کا برملا اظہار کرتے رہے۔ عبادت گزار تھے۔ مالی قربانی میں بھی حسب استطاعت حصہ لیتے۔ ہنس مکھ تھے۔ ہمدرد انسان تھے۔ نظام جماعت کی پابندی کرنے والے اور خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ لواحقین میں ایک بیوہ، ایک بھائی اور دو ہمشیرہ ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، بلندی درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حزقیل احمد صاحب واقف نو ابن مکرم جمیل احمد صاحب جرمنی اطلاع دیتے ہیں۔

میری دادی جان محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم اللہ رکھا صاحب (المعروف چاچا اللہ رکھا بجلی والے) دارالیمن وسطی ربوہ مورخہ 16 نومبر 2012ء کو جرمنی میں وفات پا گئیں۔ مورخہ 18 نومبر کو مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدازاں آپ کی میت ربوہ لائی گئی اور مورخہ 21 نومبر کو بعد نماز ظہر دارالیمن وسطی میں مکرم انوار احمد انوار صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا بھی آپ نے ہی کروائی۔ ہماری دادی جان بفضل اللہ تعالیٰ کثیر العیال تھیں اللہ نے آپ کو 8 بیٹے بیٹیاں دی تھیں آپ کی ایک بیٹی یعنی ہماری پھوپھو محترمہ بشریٰ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم سفیر احمد صاحب جرمنی میں ایک حلقہ کی صدر ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ امۃ المتین صاحبہ دارالعلوم وسطی ربوہ اطلاع دیتی ہیں۔

میرے میاں مکرم ڈاکٹر عبدالناصر ناصح صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالقیوم صاحب مرحوم قیوم میڈیکل سٹور آف فتح پور مورخہ 22/ اکتوبر 2012ء کو وفات پا گئے۔ عزیز واقارب کے بیرون ملک سے آنے کے بعد مورخہ 25/ اکتوبر کو بیت مبارک میں بعداز نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم حافظ خالد افتخار صاحب ناظم مال وقف جدید نے دعا کروائی۔ مرحوم بہت ہی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ نے اپنی یادگار دو بیٹے مکرم وسیم احمد ناصر صاحب، مکرم لقمان احمد نوید صاحب، چار بیٹیاں مکرمہ قمر النساء صاحبہ، مکرمہ سمیرا ناصر صاحبہ، مکرمہ مریم صدف صاحبہ اور مکرمہ صباء مریم صاحبہ چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 2: رسول کریم ﷺ کے حالات

کے نتیجہ نکالا ہے کچھ عورتیں بھی تھیں۔ لیکن بارہ سَو کی تعداد اُس وقت کی ہے جب جنگ شروع ہوگئی اور صرف بالغ مرد رہ گئے۔

اب رہا یہ سوال کہ تیسری روایت جو سات سَو سپاہی بتاتی ہے کیا وہ بھی درست ہے؟ تو اِس کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت ابن اسحٰق مؤرخ نے بیان کی ہے جو بہت معتبر مؤرخ ہے اور ابن حزم جیسے زبردست عالم نے اِس کی بڑے زور سے تصدیق کی ہے۔ پس اس کے بارہ میں بھی شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ اور اس کی تصدیق اس طرح بھی ہوتی ہے کہ تاریخ کی مزید چھان بین سے معلوم ہوتا ہے کہ جب جنگ کے دوران میں بنوقریظہ کفّار کے لشکر سے مل گئے اور اُنہوں نے یہ ارادہ کیا کہ مدینہ پر اچانک حملہ کردیں اور اُن کی نیتوں کا راز فاش ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی اس جہت کی حفاظت بھی ضروری سمجھی جس سمت بنوقریظہ تھے اور جو سمت پہلے اس خیال سے بے حفاظت چھوڑ دی گئی تھی کہ بنوقریظہ ہمارے اتحادی ہیں یہ دشمن کو اِس طرف سے نہ آنے دیں گے۔ چنانچہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بنوقریظہ کے غدر کا حال معلوم ہوا تو چونکہ مستورات بنوقریظہ کے اعتبار پر اس علاقہ میں رکھی گئی تھیں جدھر بنوقریظہ کے قلعے تھے اور وہ بغیر حفاظت تھیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اب اُن کی حفاظت ضروری سمجھی اور دو لشکر مسلمانوں کے تیار کر کے عورتوں کے ٹھہرنے کے دونوں حصوں پر مقرر فرمائے۔ مسلمہ ابن اسلمؓ کو دو سَو صحابہ دے کر ایک جگہ مقرر کیا اور زید بن حارثہؓ کو تین سَو صحابہ دے کر دوسری جگہ مقرر کیا اور حکم دیا کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد بلند آواز سے تکبیر کہتے رہا کریں تا معلوم ہوتا رہے کہ عورتیں محفوظ ہیں۔ اِس روایت سے ہماری یہ مشکل کہ سات سَو سپاہی جنگ خندق میں ابن اسحاق نے کیوں بتائے ہیں حل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بارہ سَو سپاہیوں میں سے جب پانچ سَو سپاہی عورتوں کی حفاظت کے لئے بھجوا دیئے گئے تو بارہ سَو کا لشکر صرف سات سَو رہ گیا اور اس طرح جنگ خندق کے سپاہیوں کی تعداد کے متعلق جو شدید اختلاف تاریخوں میں پایا جاتا ہے وہ حل ہوگیا۔

خلاصہ یہ کہ اس خطرناک مصیبت کے وقت خندق کی حفاظت کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف سات سَو آدمی تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے خندق کھودی تھی لیکن پھر بھی اتنے بڑے لشکر کو خندق کے پار سے روکنا بھی اتنے تھوڑے آدمیوں کے لئے ناممکن تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مدد کے بھروسہ پر یہ قلیل لشکر ایمان اور یقین کے ساتھ خندق کے پیچھے دشمن کے جرار لشکر کا انتظار کرنے لگا اور عورتیں اور بچے دو الگ الگ جگہوں پر اکٹھے کر دیئے گئے۔ دشمن جب خندق تک پہنچا تو چونکہ یہ عرب کے لئے ایک بالکل نئی بات تھی اور اس قسم کی لڑائی کے لئے وہ تیار نہ تھے اُنہوں نے خندق کے سامنے اپنے خیمے لگا دیئے اور مدینہ میں داخل ہونے کی تدبیریں سوچنے لگے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مسعود احمد طاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 96 گ۔ب صریح ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

ہماری جماعت کے ایک بزرگ مکرم ولی محمد صاحب ولد مکرم نواب دین صاحب بعمر تقریباً 100 سال چند دن کی علالت کے بعد مورخہ 21 نومبر 2012ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم نیک شریف النفس اور صلوۃ کے پابند تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین مورخہ 21 نومبر کو بعد نماز عشاء 96 گ۔ب صریح کے مقامی قبرستان میں مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ جڑانوالہ شہر نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم ناصر احمد گورایہ صاحب مربی ضلع فیصل آباد نے دعا کروائی۔ لواحقین میں چھ بیٹے اور متعدد پوتے پوتیاں ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم محمود احمد صاحب جماعت احمدیہ چک نمبر 96 گ۔ب صریح ضلع فیصل آباد میں سیکرٹری تحریک جدید اور زعیم مجلس انصاراللہ ہیں۔ اسی طرح چوتھے بیٹے مکرم محمد اکرم صاحب سیکرٹری امور عامہ جڑانوالہ شہر ہیں اور مرحوم کچھ عرصہ سے ان کے ہاں ہی رہائش پذیر تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

گلاب انگلش کٹ کی تازہ ورائٹی

گلاب انگلش کٹ کی تازہ ورائٹی خوبصورت رنگوں میں گلشن احمد نرسری میں دستیاب ہے۔ اپنے باغیچوں کو خوبصورت پھولوں سے سجانے کیلئے تشریف لائیں۔ موسم سرما کے خوبصورت پھولوں کی پینری گینداڈوارف، فلاکس، کاس ماس، جعفری، سویٹ سلطان، ڈائی مور، ڈیکوریشن گوبھی اور غزانیہ وغیرہ دستیاب ہیں۔ شادی اور دیگر تقاریب کے مواقع پر تازہ پھولوں کے سٹیج کی خوبصورت سجاوٹ کے لئے نرسری تشریف لائیں اور پہلے سے تیار کئے گئے سٹیج کی تصاویر دیکھ کر اپنی پسند کے مطابق اپنا آرڈر بک کروائیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

مکرم ملک منیر احمد صاحب قائد اشاعت مجلس انصاراللہ جاپان

مجلس انصاراللہ جاپان کا 7واں سالانہ اجتماع

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصاراللہ جاپان کو اپنا ساتواں سالانہ اجتماع بتاریخ 8,7 اکتوبر 2012ء کو جماعتی روایات کے مطابق منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

یہ اجتماع جاپان کے مشہور فیوجی پہاڑ کے قریب نیشنل یوتھ سینٹر میں منعقد ہوا۔

پہلا دن اور پہلا سیشن

7 / اکتوبر کی صبح 9 بجے سے حاضرین اجتماع کی رجسٹریشن اور افتتاحی پروگرام سے اجتماع کا آغاز ہوا۔

افتتاحی تقریب ایک بڑے ہال میں تھی جو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ پروگرام دس بجے صبح محترم انیس احمد ندیم صاحب نیشنل صدر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ جاپان کی صدارت میں قرآن کریم کی تلاوت سے شروع ہوا۔ نیشنل صدر و مشنری انچارج نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ افتتاح کے فوراً بعد پہلے سیشن میں علمی مقابلہ جات کے مقابلے تلاوت، حفظ قرآن، نظم، نداء، تقریر، شروع ہوئے۔

تمام انصار بھائیوں نے بڑھ چڑھ کر علمی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔

دوسرا سیشن

دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب کی زیر صدارت علمی مقابلہ جات فی البدیہہ، تقریر، بیت بازی، کوئز پروگرام، پیغام رسانی، مشاہدہ و معائنہ کے پروگرام ہوئے۔

ان مقابلہ جات کے بعد مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب نے اپنی تقریر میں تمام انصار کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

3 بجکر 30 منٹ سے In Door ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا جن میں میوزیکل چیئر، آرم ریسلنگ اور کلائی پکڑنے کے پروگرام ہوئے۔ انصار نے ان تمام مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لیا۔ یہ مقابلہ جات شام کے کھانے سے کچھ دیر قبل تک جاری رہے۔

تیسرا سیشن

6 بجے شام کے کھانے اور باجماعت نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد تقریباً ساڑھے 7 بجے سے مجلس شوریٰ کا اجلاس شروع ہوا۔ تمام ممبران مجلس شوریٰ نے اپنے مشوروں سے نوازا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مجلس شوریٰ کامیاب رہی۔ اس کے فوراً بعد مجلس انصاراللہ کی عاملہ کا اجلاس ہوا۔ اس طرح اجتماع کے پہلے دن کی کارروائی خدا کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا دن اور اختتامی پروگرام

8 / اکتوبر بروز سوموار کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد ادائیگی نماز فجر صدر مجلس انصاراللہ نے حاضرین اجتماع کو سنٹر کی رہائش کو بہترین صفائی کے ساتھ واپس کرنے کی ہدایات دیں۔ بعد ازاں مقابلہ برائے ''مطالعہ فطرت'' ہوا جس کے بعد تمام حاضرین ناشتہ کیلئے یوتھ سینٹر کے ریسٹوران میں تشریف لے گئے۔ جہاں سب نے ناشتہ کیا پھر اپنی رہائشی جگہ کی صفائی کے بعد Out door سپورٹس کے مقابلہ جات کیلئے مصروف ہوگئے۔ تقریباً 11 بجے صبح اختتامی پروگرام کے لئے تمام حاضرین مقام اجتماع میں اکٹھے ہوئے۔

جہاں تلاوت قرآن کریم کے بعد اوّل، دوئم، سوئم آنے والے انصار بھائیوں میں تقسیم انعامات کی تقریب کا آغاز ہوا۔

آخر میں مکرم ومحترم انیس احمد ندیم صاحب نیشنل صدر جاپان نے اجتماع کی کامیابی پر مبارکباد دی اور آئندہ بھی جماعتی روایات اور اجتماعی روح کے ساتھ تمام پروگراموں میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ اور آخر میں دُعا کے ساتھ انصاراللہ جاپان کا ساتواں سالانہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ تمام انصار بھائیوں کو اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور شامل ہونے والے ہر انصار بھائی کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

(بقیہ از صفحہ 1 قبرستان کے کتبے توڑ دیئے)

انہوں نے ماڈل ٹاؤن کے قبرستان میں احمدیوں کی قبروں کے کتبے توڑے جانے پر پولیس کے رویے کو ناقابل فہم قرار دیا اور کہا کہ اتنی دیر گزر جانے تک پولیس نے ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی۔ جو اس ضمن میں پولیس کے کردار کو مشکوک ٹھہراتی ہے۔ انہوں نے کہا سرکاری انتظامیہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 20 کے تحت دیئے گئے انسانی حقوق کے تحفظ میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ زندگی میں تو احمدیوں کے جان و مال محفوظ نہیں ہیں لیکن دنیا سے گزر جانے کے بعد بھی اس طرح کا سلوک انسانیت کی توہین ہے۔ انہوں نے اس طرح کی کارروائیوں میں ملوث افراد کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ مخالفین مت بھولیں کہ انہیں اپنے اعمال کا جواب اللہ تعالیٰ کے حضور دینا ہے اور اس طرح کے گھناؤنے اقدام کر کے وہ اللہ کے غضب کو دعوت دے رہے ہیں۔

درخواست دعا

مکرم محمود احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میری خالہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب فیصل آباد روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209
Skype id:alreheman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

Tayyab Ahmad
Express Center Incharge
0321-4738874
First Flight Express (Regd.)
INTERNATIONAL COURIERS & CARGO SERVICES
DHL VIA DUBAI
Lahore:
Al-Riaz Nursery D-Block Faisal Town
Main Peco Road Lahore.Pakistan
PH:0092 42 35167717, 37038097
Fax:0092 42 35167717
35175887

ربوہ میں طلوع وغروب 5۔ دسمبر

طلوع فجر	5:24
طلوع آفتاب	6:51
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	5:06

زد جام عشق — زد جام عشق خاص کستوری والی
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

بیاض نورالدین کا مشہور عالم نسخہ صندل پوڈر کی
صندلین گولیاں 150 گولیاں 160 روپے
TAHIR طاہر
یہ خون صاف پیدا کرتی۔ پھوڑا، پھنسی، خارش، کیل، مہاسے چھائیوں اور چہرہ کے بدنما داغوں کو زائل کرتی۔ رنگت کو نکھارتی۔ حافظ کو تیز کرتی ہیں۔
حکیم منور احمد عزیز: 03346201283
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ بلال مارکیٹ اینڈ دارالفتوح شرقی ربوہ

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائیٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FR-10